انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دھلی

کے زیر اہتمام

دوروزہ قومی کانفرنس

بعنوان

علامہ حبیب الرحمٰن اعظمیؒ: حیات وخدمات

بہ تاریخ: 6، 7/جولائی 2019، بہ مقام: نئی دہلی (انڈیا)

تصوراتی خاکہ

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

162، جوگا بائی، مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-25

Tel.: 91-11-26981187, 26989253, 26987467

Fax.: 91-11-26981104

E-mail: ios.newdelhi@gmail.com

Website: www.iosworld.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علوم اسلامیہ کے تمام شعبوں یعنی تفسیر واصول تفسیر، علوم الحدیث، فقہ وافتا، سیرت، عربی زبان وادب، تصوف، فلسفہ وکلام اور تاریخ وتذکرہ نگاری میں ہندوستانی علماء نے اپنے تبحر اور عبقریت کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ علوم الحدیث میں جو بلند پایہ خدمات ہمارے ملک کے علماء اور محدثین نے انجام دی ہیں، اس کی نظیر گزشتہ تین چار صدیوں میں سارے عالم اسلامی میں نہیں ملتی۔ ابومعشر سندھی، رضی الدین حسن صنعانی، طاہر سندھی، علی متقی، عبدالوہاب متقی، محمد طاہر پٹنی، ابوالحسن سندھی، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مولانا عبدالحی فرنگی محلی، مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا انور شاہ کشمیری علیہم الرحمہ والرضوان نے علوم الحدیث کی جو گراں قدر خدمات انجام دیں، ان کی ضیا پاشیوں نے نہ صرف برصغیر ہندستان، بلکہ تمام عالم اسلام کو منور کیا۔ معروف مصری فاضل علامہ سید رشید رضا (متوفی ۱۹۳۵ء) نے ۱۹۱۲ء میں اپنے دورۂ ہند کے موقع پر ہندستانی علماء ومحدثین کی جلیل القدر خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا تھا: ''اگر ہمارے دینی بھائی ہندستانی علماء علوم الحدیث کی خدمت واشاعت کی طرف متوجہ نہ ہوتے تو یہ علم دنیا سے رخصت ہوگیا ہوتا، کیوں کہ اس علم کے جو اصل مراکز تھے، یعنی مصر، شام، عراق اور حجاز، وہاں یہ علم ضعف کے آخری درجے تک پہنچ گیا تھا۔''

محدثین عظام کے اس عالی مرتبت قافلے کے آخری سالار بقیۃ السلف، رأس المحدثین فی الہند ابوالمآثر علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی نور اللہ مرقدہ تھے۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ ایسی نابغۂ روزگار ہستیاں صدیوں میں پردۂ ہستی پر نمودار ہوتی ہیں۔ حضرت ابوالمآثر کی سیرت وشخصیت جامع الصفات اور ہمہ جہت تھی۔ آپ کی شخصیت کا غالب عنصر آپ کے علم وفضل کی گہرائی وگیرائی تھا۔ ایک تابعی بزرگ حضرت قتادہ بن دعمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو بے مثل قوت حافظہ سے نوازا ہے، جس کی مثال دنیا کی دوسری قوموں میں ناپید ہے۔ اگلے وقتوں کے محدثین عظام کے محیر العقول حافظے کے متعدد واقعات تاریخ وتذکرہ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ حضرت ابوالمآثر کی یادداشت اور استحضار اس غضب کا تھا کہ اس کی مثال حالیہ وقتوں میں نہیں ملتی۔ آپ کی وسعت مطالعہ، دقتِ نظر، ژرف نگاہی، قوت استنباط واستدلال اور نکتہ رسی حافظ ابن حجر اور علامہ شمس الدین ذہبی جیسے کبار محدثین کی یاد دلاتی تھی۔ آپ میں ادق سے ادق علمی مسائل کو وضاحت وصراحت کے ساتھ اور شگفتہ انداز میں بیان کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ حضرت ابوالمآثر کی شخصیت کا ایک نمایاں وصف آپ کی عدیم النظیر علمی جامعیت تھا۔ علوم الحدیث میں آپ کی مہارت تامہ کا ایک زمانہ معترف ہے۔ اس کے علاوہ تفسیر واصول تفسیر، فقہ وافتا، سیرت، عربی زبان وادب، فلسفہ وکلام اور تاریخ وتذکرہ نگاری میں بھی آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔

حضرت ابوالمآثر کو اسلامی مخطوطات سے جو والہانہ شغف تھا اور مخطوطات سے متعلق جو حیرت انگیز معلومات آپ کو مستحضر تھیں، اس کی مثال ہمارے زمانے کے معدودے چند علماء ومحققین میں نظر آتی ہے۔ آپ کے اور حضرت مولانا ابوالوفا افغانی علیہ الرحمہ کے مابین جو مراسلت رہی ہے، اس سے ان دونوں بزرگوں کی مخطوطات سے گہری وابستگی اور اشتغال کا اندازہ ہوتا ہے۔ دنیا کے مختلف شہروں کے کتب خانوں میں موجود ہزارہا مخطوطات سے آپ نہ صرف واقف تھے بلکہ یہ بات بھی آپ کے علم میں تھی کہ کن مخطوطات کی مائکروفلم کہاں کہاں موجود ہے۔ آپ کوشش کر کے مخطوطات کی نقول اور مائکروفلم حاصل کرتے۔ جن شہروں میں آپ کا سفر یا قیام ہوتا، وہاں کے کتب خانوں میں تشریف لے جاتے اور مخطوطات کو ملاحظہ فرماتے۔

حضرت ابوالمآثر کا سب سے مہتم بالشان علمی وتحقیقی کارنامہ حدیث کے ان نادر ونایاب مخطوطات کی تحقیق وتعلیق اور اشاعت ہے، جو صدیوں سے علماء ومحدثین کی دسترس سے باہر تھیں۔ مصنف عبدالرزاق، مسند حمیدی، سنن سعید بن منصور خراسانی، کتاب الزہد والرقائق، مصنف ابن ابی شیبہ، حافظ ہیثمی کی کشف الاستار عن زوائد البز ار اور حافظ ابن حجر کی المطالب العالیہ جیسی نادر ونایاب کتابیں حضرت ابوالمآثر کی تحقیق وتعلیق سے آراستہ ہوکر طبع ہوئیں۔ احادیث کی بے مثال تخریج اور اسماء الرجال کی تحقیق ان کتابوں کی امتیازی خصوصیت ہے۔ آپ نے متعدد متداول کتب حدیث کے حوالے سے جس انداز میں مسند حمیدی کی ۱۳۰۰/احادیث کی تخریج کی ہے، وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ حضرت ابوالمآثر کی تحقیق وتعلیق کی جامعیت وندرت کے سامنے مغربی مستشرقین کے تحقیقی کارنامے ماند پڑ گئے۔ کیفیت وکمیت کے لحاظ سے حضرت کے علمی کمالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وافر مالی وسائل مہیا ہونے کے باوجود ہمارے زمانے کی علمی انجمنیں اور جامعات بھی اس پائے کی علمی خدمات انجام دینے سے قاصر ہیں، جو حضرت ابوالمآثر نے مادی بے بضاعتی کے باوجود انجام دیں۔

انتقال سے غالباً چار یا پانچ سال پہلے حضرت ابوالمآثر جامعہ ازہر کی دعوت پر قاہرہ تشریف لے گئے تھے۔ اس موقع پر علماء وفاضلین عرب کے مجمع سے حضرت مولانا کا تعارف کراتے ہوئے شیخ الازہر نے کہا تھا کہ **هو من كبار المحدثين في العالم واكبرهم في الهند**۔ جس ہستی کو علامہ زاہد الکوثری جیسے جلیل القدر عالم ومحقق **العلامة النحرير** اور **الاستاذ الجليل** جیسے القاب سے یاد کریں، جس کو معروف مصری فاضل ومحقق شیخ احمد محمد شاکر **العلامة الكبير المحقق** کہہ کر پکاریں، جس کی تعریف وتحسین میں شیخ الازہر رطب اللسان ہوں اور جس کے شاگردوں اور ارادت مندوں میں شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، شیخ الازہر عبدالحلیم محمود، شیخ اسماعیل الانصاری، شیخ حماد الانصاری، شیخ بہجۃ البیطار اور شیخ عبدالعزیز بن باز جیسے نامور علماء وفضلاء ہوں، اس کی جلالت وشان کے بارے میں مزید کچھ کہنا غیر ضروری ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ توفیق الٰہی کے بغیر کوئی علمی کاوش یا کارِ خیر بارآور نہیں ہوسکتا، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ علمی ودینی کارہائے نمایاں انجام دینے میں توفیق ایزدی کے ساتھ ساتھ اخلاص نیت، انہماک اور یکسوئی اور کد وکاوش کو بھی بڑا دخل ہے۔ **وأن ليس للإنسان الا ما سعى** اور **والذين جاهدو فينا لنهدينهم سبلنا** اور دیگر قرآنی آیات اس کی شہادت دیتی ہیں۔ حضرت ابوالمآثر کے علمی کمالات اور ان کی دینی خدمات کے بارآور ہونے میں توفیق الٰہی کے ساتھ ساتھ آپ کے اخلاص نیت، ذوق تحقیق وجستجو، وسعت مطالعہ اور غیر معمولی انہماک کو بھی دخل تھا۔

حضرت ابوالمآثر کی سیرت وشخصیت اور علمی مزاج کا ایک اہم پہلو آپ کی اصابت رائے اور فکری توازن واعتدال تھا۔ آپ کا فکری توازن آپ کی تحریروں، فتاویٰ اور تقریروں اور آپ کے سیاسی نظریات میں جھلکتا ہے۔ آپ نے اپنے رسالہ دارالاسلام اور دارالحرب میں فقہاء متقدمین ومتاخرین کی آراء کی روشنی میں اور مستحکم دلائل وبراہین سے یہ ثابت کیا کہ ہندستان دارالاسلام کے حکم میں ہے۔ یہ مختصر رسالہ علم وتحقیق کا شاہ کار ہے اور آپ کی اصابت رائے کا مظہر ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک کی تصنیف کتاب الزہد والرقائق پر آپ کا دیباچہ تصوف سے متعلق آپ کے فکری توازن اور اعتدال پر مبنی نقطۂ نظر کا عمدہ نمونہ ہے۔

مستشرقین کی علمی وتحقیقی خدمات کے دو پہلو ہیں، ایک مثبت اور دوسرا منفی۔ دیانت داری اور انصاف کا تقاضا ہے کہ ان دونوں پہلوؤں کو پیش نظر رکھا جائے۔ حضرت ابوالمآثر نے مخطوطات کی تحقیق وتعلیق میں مستشرقین کے منہج تحقیق وترتیب سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ فہرس الاعلام اور فہرس البلاد والامکنہ فراہم کرنے کا جو مفید طریقہ مستشرقین نے اختیار کیا تھا، اسے اپنانے میں آپ نے کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس نوع کی فہارس سے کتابوں سے استفادہ کرنے میں بڑی سہولت ہوتی ہے۔ اسی طرح آپ نے اہم مخطوطات کے مائکروفلم حاصل کیے اور ان سے استفادہ کیا۔ ان باتوں سے حضرت ابوالمآثر کی وسیع النظری، فکری توازن اور اصابت رائے کا اندازہ ہوتا ہے۔

گزشتہ صدی میں عالم اسلام اور ہمارے ملک ہندستان میں متعدد جلیل القدر علماء گزرے ہیں، جنھوں نے اپنی مہتم بالشان علمی و دینی خدمات کے ذریعے علوم اسلامیہ کے گراں قدر سرمائے میں اضافہ کیا۔ بایں ہمہ ان علماء میں بہت کم ایسے تھے، جن میں تبحر علم کے ساتھ ساتھ اجتہادی بصیرت تھی۔ حضرت ابوالمآثر بیسویں صدی کے ان معدودے چند علماء راسخین میں سے تھے، جن کی تحریروں میں اجتہادی بصیرت کا رچاؤ نظر آتا ہے۔ اس اجتہادی بصیرت کی آبیاری میں آپ کے وفور علم، وسعت مطالعہ، دقتِ نظر، حق پسندی وحق گوئی اور جرأت ایمانی کو بڑا دخل تھا۔ اس اجتہادی بصیرت کی جھلکیاں ہمیں آپ کی کتاب تذکرہ النساجین، آپ کے رسالے انساب وکفاءت کی شرعی حیثیت اور آپ کے رسالے دارالاسلام اور دارالحرب میں نظر آتی ہیں۔

حضرت ابوالمآثر علیہ الرحمہ بلاخوف لومۃ لائم حق گوئی کے قائل تھے اور اس معاملے میں وہ نہ کسی سے مرعوب ہوتے تھے اور نہ ہی مداہنت، مصلحت کوشی اور رورعایت سے کام لینا پسند فرماتے تھے۔ فتنۂ انکار حدیث کے سد باب میں آپ نے اپنی علمی وتحقیقی صلاحیتوں اور قوت استنباط واستدلال سے خوب کام لیا۔ ہمارے زمانے میں ایک فرقہ مسلمانوں کے سواد اعظم سے الگ تھلگ رہنے کو ترجیح دیتا ہے اور اپنے کو تمام مسالک اور جماعتوں سے فائق سمجھتا ہے اور اس سے بڑھ کر بدبختی کی بات یہ ہے کہ ائمہ اربعہ بالخصوص امام اعظم کی مساعی جمیلہ کا استخفاف کرتا ہے۔ حضرت ابوالمآثر نے ان لوگوں کے تفردات وشذوذات پر گرفت کی اور ان کے افکار ونظریات کا مدلل ومسکت انداز میں رد کیا۔ آپ نے متعدد اہل علم وقلم کے تسامحات پر نقد وجرح فرمائی۔ آپ نے شیخ ناصر الدین البانی کے تفردات کی محققانہ اور مدلل انداز میں تردید کی۔ کفاءت کے مسئلے میں آپ نے مفتی محمد شفیع دیوبندی کے دلائل وشواہد کی کمزوری کو اجاگر کیا۔ ہندستان کی شرعی وفقہی حیثیت کے مسئلے میں آپ نے مولانا سعید احمد اکبرآبادی کے نظریات کو مدلل انداز میں رد کیا۔

حضرت ابوالمآثر ان علماء راسخین میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ ترین ذہنی وعلمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ''قلب'' کی دولت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپ نے زمانۂ طالب علمی ہی میں حضرت تھانوی کے دست حق پرست پر بیعت کر لی تھی اور بعد کے زمانے میں مولانا محمد احمد پرتاپ گڑھی اور مولانا وصی اللہ فتح پوری سے اکتساب فیض باطن کیا۔ آپ کو ادبیات تصوف سے گہرا شغف تھا۔ آپ کے مختصر رسالہ ''اہل علم کی دلآویز باتیں'' میں آپ کے جذب باطن کے نہاں خانوں کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ کتاب الزہد والرقائق کے دیباچے سے آپ کے احسانی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے مناقب العارفین کا خلاصہ ''پورب کی چند برگزیدہ ہستیاں'' کے نام سے تیار کیا تھا۔

حضرت ابوالمآثر علیہ الرحمہ ان علماء میں سے نہیں تھے جو اپنے علمی وتحقیقی مشاغل میں اس حد تک مستغرق رہتے ہیں کہ ان کو اپنے گردوپیش کے ماحول کی بھی خبر نہیں ہونے پاتی۔ اگرچہ حضرت کا زیادہ تر وقت تحقیقی وتصنیفی مشاغل میں صرف ہوتا تھا، لیکن آپ دینی وملی ذمے داریاں بھی بخوبی نبھایا کرتے تھے۔ درس وتدریس اور وعظ وارشاد کے ذریعے آپ علماء وطلبہ اور عوام الناس کے ساتھ ربط ضبط رکھتے تھے۔ آپ اپنے شاگردوں کے بارے میں فکرمند رہا کرتے تھے اور ان کی ہر طرح سے مدد فرمایا کرتے تھے۔ مساجد ومدارس کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے، بخاری شریف کے ختم کی تقریب میں اور دیگر دینی وتبلیغی اجتماعات میں شرکت کے لیے دور دراز کے علاقوں سے لوگ آپ کو مدعو کیا کرتے اور آپ وقت نکال کر اور سفر کی صعوبت برداشت کر کے شرکت فرماتے تھے۔ عید کے موقع پر اگر عام رویت نہ ہوتی اور عوام میں اضطراب پیدا ہوتا تو مئو اور اطراف وجوار کے علاقوں کے مسلمانوں کی کثیر تعداد آپ کی رہائش گاہ کا رخ کرتی اور رویت ہلال کے معاملے میں آپ کے فیصلے کا انتظار کرتی۔

علم وفضل اور اخلاق وکردار میں ایک لازمی ارتباط ہے۔ قرون اولیٰ سے لے کر آج تک علماء راسخین اعلیٰ ترین اخلاقی اوصاف کا نمونہ رہے ہیں۔ حضرت ابوالمآثر علیہ الرحمہ کی ذات گرامی اقدار عالیہ اور اعلیٰ اخلاقی اوصاف سے معمور تھی۔ آپ کی طرز معاشرت، نشست

وبرخاست، خورد وطعام اور گفتگو میں سادگی اور تکلفات سے اجتناب کا عنصر نمایاں تھا۔ بے نفسی، انکسار اور تواضع آپ کی شخصیت کی دل آویزی میں اضافہ کرتے تھے۔

حضرت ابوالمآثر خود بینی اور عجب اور دوسروں کے بارے میں بدگمانی اور بدگوئی سے محفوظ تھے۔ آپ شہرت طلبی، مداہنت اور زمانہ سازی سے ہمیشہ کنارہ کش رہے۔ آپ کے مزاج میں درویشانہ استغنا، بے نیازی اور قناعت پسندی تھی۔ آپ کو بھاری مشاہرے پر مدینہ یونی ورسٹی کی صدارت کی پیش کش کی گئی، لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا اور اپنے سفالہ پوش مکان رہتے ہوئے علمی وتحقیقی مشاغل میں منہمک رہنے کو ترجیح دی۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنی کتاب عجالہ نافعہ میں لکھتے ہیں کہ علم حدیث سے وابستگی اور مزاولت انسان میں صحابیت کی شان پیدا کر دیتی ہے۔ جن لوگوں کو حضرت ابوالمآثر کو قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، وہ محدث دہلوی کے اس بصیرت افروز ارشاد کی صداقت کی گواہی دیں گے۔

ابوالمآثر حضرت علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی بلند پایہ علمی و دینی خدمات کے اعتراف وستائش میں اور ان کے کارہائے نمایاں سے علماء اور جدید تعلیم یافتہ طبقے کو روشناس کرانے کی غرض سے انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز، نئی دہلی کے زیر اہتمام ''علامہ حبیب الرحمٰن اعظمیؒ: حیات وخدمات'' کے عنوان سے دو روزہ قومی کانفرنس 6، 7/ جولائی 2019 کو نئی دہلی میں منعقد کی جائے گی۔ اس کانفرنس میں درج ذیل موضوعات کے تحت حضرت علامہ کی ہمہ جہتی علمی و دینی خدمات پر گفتگو ہوگی:

1۔ ہندوستانی محدثین میں علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی کا امتیاز، علمی خدمات کے حوالے سے
2۔ علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی: سیرت وشخصیت
3۔ علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی جامعیت
4۔ علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی اور اسلامی مخطوطات
5۔ علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی فقہی واجتہادی بصیرت
6۔ علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی کی خدمات کی عصری معنویت واہمیت

اہم تاریخیں:

خلاصۂ مقالات جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) 15/ جون 2019
خلاصۂ مقالات قبول/مسترد کیے جانے کی تاریخ 18/ جون 2019
مکمل مقالہ جمع کرنے کی آخری تاریخ (Inpage، pdf اور doc فائل میں) 25/ جون 2019
خلاصۂ مقالات اس ای میل پر بھیجیں: ios.newdelhi@gmail.com

استفسار کے لیے رابطہ کریں:

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز
162، جوگا بائی، مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-25
فون: 91-11-26981187, 26989253, 26987467
ای میل: ios.newdelhi@gmail.com
ویب سائٹ: www.iosworld.org

☆☆☆